مقبول الرحیم مفتی

’’حیات رسول امی‘‘

مصنف: علامہ خالد مسعود،

ضخامت: ۷۹۵ صفحات بڑا سائز،

قیمت: ۳۷۵ روپے،

ناشر: دار التذکیر، رحمان مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

امام حمید الدین فراہی رحمہ اللہ نے قرآن کو سمجھنے اور اس پر غور وفکر کرنے کے جو اصول مرتب کیے اور جس ہستی پر قرآن اترا، اس کے مقام ومرتبے اور حیثیت کو جس طرح خود قرآن کے ذریعے سے متعین اور واضح کیا، وہ اس دور کے علما کے لیے بلاشبہ ایک اجنبی شے ہے۔ امام فراہی نے اپنے زندگی بھر کے تدبر وتفکر کی یہ امانت اپنے منتخب شاگرد امین احسن کے سپرد کی۔ متھرا کے ڈسٹرکٹ ہسپتال میں جب استاد کے طلب کرنے پر امین احسن وہاں پہنچے تو استاد کی زبان سے صرف یہی الفاظ نکلے ’’امین تم آ گئے‘‘۔ ’’ذکر فراہی‘‘ کے مصنف نے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا کہ سرائے میر سے متھرا جیسے دور افتادہ مقام پر طلب کرنے پر استاد نے شاگرد سے اس کے سوا کوئی بات نہ کی۔ البتہ اپنی فکری امانت کے ’امین‘ کو دیکھ کر اتنا خوش ہوئے کے وفور جذبات سے بستر پر اٹھ کر بیٹھ گئے۔ امین کو گلے لگا لیا۔ انھیں اطمینان ہو گیا کہ ان کی زندگی بھر کی مشقت رائگاں نہیں جائے گی۔

مولانا امین احسن اصلاحی نے ’’تدبر قرآن‘‘ لکھ کر نہ صرف اپنے جلیل القدر استاد کی امانت کو امت کے اہل علم تک پہنچانے کا حق ادا کر دیا، بلکہ تمام تر بے سروسامانی کے باوجود ’حلقۂ تدبر قرآن وحدیث‘‘ میں سمٹ آنے والے جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کا ایک ایسا گروپ بھی تیار کر دیا جو قرآن پر غور وفکر کرنے اور اسے سمجھنے اور سمجھانے کے اس اسلوب سے آشنا ہو گیا جس کی بنا امام فراہی نے ڈالی تھی۔ جناب خالد مسعود اسی حلقۂ تدبر قرآن کے گہوارے میں پرورش پانے والے نوجوانوں کے

سرخیل تھے اور اپنے استاد کی روایت کی پیروی کرتے ہوئے بڑھاپے اور بیماری اور بے سروسامانی کے باوجود تفقہ فی الدین کی اس امانت کو آگے منتقل کرنے کا کٹھن فریضہ ادا کرتے رہے۔

حیات رسول امی جناب خالد مسعود کی آخری تصنیف ہے۔۱۹۶۷ء میں جب ان کے استاد امام امین احسن اصلاحی سے یہ فرمایش کی گئی تھی کہ وہ قرآن مجید کی روشنی میں سیرت النبی پر کتاب لکھیں تو مولانا نے 'تدبر قرآن' کے کام میں اپنی مشغولیت کا عذر پیش کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ خالد مسعود یہ کام کرنے کے اہل ہیں۔حیاتِ رسول اُمی کی تمہید میں جناب خالد مسعود لکھتے ہیں: ''مولانا کے اس جواب پر میں دل ہی دل میں ہنسا کہ من آنم کہ من دانم، مولانا میرے بارے میں کس قدر خوش فہمی میں مبتلا ہیں، اس طرح بات آئی گئی ہوگئی اور میں نے اس موضوع پر سوچا تک نہیں۔'' لیکن یہ سعادت بھی آخر کار ان کے حصے میں آئی کہ قرآن کی روشنی میں قرآن کو انسانیت تک پہنچانے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامۂ حیات کو مرتب صورت میں پیش کریں۔

قرآن بلاشبہ قیامت تک کے لیے آسمانی ہدایت کی آخری کتاب ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس میں رسول اللہ کی دعوت، انذار وتبشیر اور اظہار دین وغلبۂ دین کی جدوجہد اور اس کی کامیابی کی پوری روداد بھی شامل ہے۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ اسلام کی اولاد کی دو شاخوں بنواسمٰعیل (مشرکین عرب) اور بنواسحٰق (یہود) اور ان کے ساتھ نصاریٰ کو جس انداز اور جن الفاظ میں ہدایت کی طرف بلایا، ہدایت کو قبول کرنے والوں کو امت مسلمہ کی شکل دی، ہدایت کا انکار کرنے والوں کو برے انجام سے ڈرایا اور مدینہ میں دارالہجرت میسر آنے کے بعد دین حق کو دوسرے ادیان پر غالب کرنے کے لیے اتمام حجت کے بعد دعوت کا انکار کرنے والوں کو اس دنیا میں ان کے انجام تک پہنچایا، اس کی پوری تفصیل بھی قرآن کا حصہ ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم کو فریضۂ نبوت ورسالت سے تعلق رکھنے والے ان سارے کاموں کی تکمیل کے لیے ہدایت ورہنمائی قرآن کے ذریعے سے فراہم کی گئی اور آپ اللہ کے دین کو جزیرہ نمائے عرب میں دوسرے تمام دینوں پر غالب کر کے اس دنیا سے تشریف لے گئے۔اس پہلو سے اگر دیکھا جائے تو قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات وواقعات کا ایسا بیان ہے جس میں آپ کی حیثیت رسالت کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے سیرت نگاروں نے رسول اللہ کی زندگی کے حالات کو قرآن کی روشنی میں سمجھنے اور بیان کرنے پر بہت کم توجہ دی ہے۔

''حیات رسول امی'' لکھ کر جناب خالد مسعود نے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔تمہید میں لکھتے ہیں:

''قرآن پڑھیے تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات، آپ کی بعثت کے کوائف، دعوت دین کے مراحل ہجرت، جنگوں کے واقعات، مشرکین اور یہود کے ساتھ اہم بحثوں اور حضور کی زندگی سے متعلق دیگر موضوعات کا بیان ملتا ہے۔ایک آدمی قرآن کا مطالعہ غور سے کرے تو وہ سیرت النبی کے تمام ضروری مباحث سے آگاہی حاصل کر لیتا ہے۔اس

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

لیے یہ بات علمی حلقوں میں مانی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک یا سیرت کا سب سے اہم ماخذ قرآن مجید ہے۔ اس کے بعد احادیث صحیحہ اور اولین کتب سیرت کا مطالعہ اس کے مآخذ کی حیثیت سے رہنمائی دیتا ہے۔ اس اعتراف کے باوجود عملاً یہ دیکھا گیا ہے کہ حضور کے جدید سیرت نگاروں نے ماضی میں لکھی گئی کتبِ سیرت ہی پر اعتماد کیا ہے۔ جن لوگوں نے قرآن سے استفادہ کیا ہے، وہ بالعموم محض آیات نقل کر دیتے ہیں، ان سے سیرت نگاری میں مدد نہیں لیتے۔ اس لیے نقل کردہ آیات بے ربط سی نظر آتی ہیں''۔(۱۱)

''میری کوشش رہی ہے کہ کتب سیرت کی روایات سے بھی بھرپور استفادہ کروں۔ بالعموم میں نے ان کو سیرت نگاروں کی تحقیق و بیان کی روشنی میں قبول کر لیا ہے، لیکن جہاں کوئی روایت رسولوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی سنت کے موافق نظر نہیں آئی، میں نے اس کا سقم واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان تمام اعتبارات سے قارئین اس کتاب کو دوسری کتب سیرت سے مختلف پائیں گے۔ لیکن انشاء اللہ اس کی ہر اہم بحث دلائل و شواہد سے تہی دامن نہیں ہو گی۔''(۱۲)

مصنف کا یہ دعویٰ کسی تعلّی پر مبنی نہیں۔ انھوں نے جہاں بھی روایات میں ابہام یا اختلاف کی جھلک دیکھی ہے، اسے قرآنی استدلال سے رفع کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مناسب مقامات پر مستشرقین کی پیدا کی ہوئی غلط فہمیوں کی تردید اور قرآن کی روشنی میں اصل حقیقت کی وضاحت بھی کی ہے۔

معروف غلط فہمیوں کی تردید کرتے ہوئے انتہا پسندانہ رویہ اختیار نہیں کیا گیا۔ مثال کے طور پر اگر اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ بچپن میں جناب عبدالمطلب کی وفات کے بعد ایام یتیمی میں نبی اکرم کی سرپرستی اور پرورش جناب ابو طالب نے نہیں، بلکہ جناب زبیر بن عبدالمطلب نے کی تھی جو اپنے والد کی وفات کے بعد تقریباً چودہ برس بنو ہاشم کی سربراہی پر فائز رہے تو دوسرے مقام پر اس امر کی وضاحت بھی موجود ہے کہ جناب ابو طالب نے بنو ہاشم کا سردار بننے کے بعد دم واپسیں تک نبوت کی راہ میں نہ صرف یہ کہ کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی، بلکہ سرداران قریش کے تمام تر دباؤ کے باوجود اس مقصد کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری طرح وہ خاندانی تحفظ مہیا کیا جس کے باعث قبائلی معاشرے میں حضور کے لیے دین کی دعوت پیش کرنا ممکن ہوا۔

مصنف نے تمہید میں اس کتاب کے بارے میں اپنے قلمی سفر کی روداد بیان کرتے ہوئے وضاحت کی ہے کہ ۱۹۸۶ء میں انھوں نے ''ہولی فرقان فاونڈیشن'' کے زیر اہتمام کانفرنس میں ''قرآن کا تصورِ جنگ'' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا جسے اہل علم نے پسند کیا۔ اس مقالے کی تیاری کے دوران میں انھیں محسوس ہوا کہ سیرت کی کتابوں میں قرآن کے مقابلے میں روایات پر زیادہ انحصار کیا گیا ہے، اور بعض ایسی روایات لوگوں میں مشہور ہو چکی ہیں جو قرآن کے بیان کردہ اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتی۔ اس حقیقت کے انکشاف پر انھوں نے قرآن کی روشنی میں غزوۂ بدر، صلح حدیبیہ اور فتح مکہ پر تحقیقی مضامین شائع کیے۔ پھر اہل علم کے اصرار پر عہد نبوی کی جنگوں کے پورے سلسلے پر اپنی تحقیق قلم بند کی، مگر دوستوں کے تقاضے پر جب اس تحقیق کو کتابی شکل دینے کے لیے نگاہ ڈالی تو اس نتیجے پر پہنچے کہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ اور آپ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کے منصبِ رسالت کا ایک یک رخا اور ناقص تصور سامنے آتا ہے۔ دورِ رسالت کی جنگوں کے تذکرے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل شخصیت اور آپ کی دعوت کا بھرپور تعارف شامل کرنے کے لیے نئے عنوانات قائم کر کے ان پر تحقیق کی اور یوں سیرتِ طیبہ پر قرآن کی روشنی میں یہ نئی کتاب وجود میں آئی۔

مصنف اس اعتبار سے تو اپنی کوشش میں کامیاب نظر آتے ہیں کہ انھوں نے پورے دورِ رسالت کے اہم واقعات اور بالخصوص غزوات اور عسکری اقدامات کے جواز اور حکمتوں کو قرآن کے ساتھ مربوط کر دیا ہے، لیکن صدیوں سے امت میں معروف تصورِ دین اور اس تصنیف کے بارے میں خود مصنف کے بیان کردہ پس منظر کے باعث دعوت کے اسلوب اور شرائط کے وہ بہت سے پہلو تشنہ رہ گئے ہیں یا سرے سے بیان نہیں ہوئے جن کی ہدایت قرآن نے دی اور پیغمبر نے ہمیشہ ان کی پابندی کی۔ آج امت مسلمہ سیاسی آزادی کے باوجود علمی، فکری، معاشی اور تمدنی مغلوبیت کے جس دور سے گزر رہی ہے، اس میں زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن کی روشنی میں اس اسلوبِ دعوت کو اجاگر کیا جائے، جسے نبی اکرم نے مکہ اور مدینہ دونوں جگہ ہر حال میں برقرار رکھا۔ اگر قرآن کو بنیاد بنا کر اہل علم احادیث کے مجموعوں اور سیرت کے ابتدائی ماخذ کی ورق گردانی کریں تو امن اور جنگ، صلح اور دشمنی کی تمام کیفیتوں میں اعتدال پر مبنی پیغمبرانہ طرز عمل کی تصویر کشی ممکن ہے جس کے بغیر دعوت کا کام کیا ہی نہیں جا سکتا۔

موجودہ زمانے میں آزادی اظہار کے مواقع اور ذرائع ابلاغ کی ترقی نے ''اظہار دین'' کے جو بے پناہ امکانات پیدا کر دیے ہیں، وہ صرف دعوت کے ذریعے سے ہی بروئے کار آ سکتے ہیں۔ اب یہ امت کے اہلِ علم کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف قرآن و سنت سے شرعی وجوب اور اس کے طریق کار کی شرح و وضاحت کریں، بلکہ اس کے لیے اہل افراد کی تیاری کا کام بھی کریں۔ جناب خالد مسعود نے ''حیات رسول امی'' لکھ کر علمی سطح پر اس راستے کی نشان دہی کر دی ہے، جس پر چلتے ہوئے قرآن کے صفحات پر پھیلے نقوش دعوت کو چراغ راہ بنایا جا سکتا ہے۔

کتاب کا اسلوب اور زبان سادہ اور عام فہم ہے، مصنف نے شعوری طور پر ایسے مشکل الفاظ اور دینی اصطلاحات کے استعمال سے گریز کیا ہے جنھیں آسانی سے سمجھنا اب عام طور پر قارئین کے لیے ممکن نہیں رہا۔ کتاب کا سائز اگرچہ قدرے بڑا ہے، لیکن ضخامت سمیٹنے کے لیے اختیار کیا گیا ہے۔ ''دار التذکیر'' نے کاغذ، جلد بندی، کمپوزنگ اور طباعت کے جس معیار کے ساتھ یہ کتاب شائع کی ہے، قارئین یقیناً اسے پسند کریں گے۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org